بھی اپنے مرکزی بنک سے دستبرداری کے لیے تیار نہیں ہے۔

اقتصادی اتحاد کے اس معاہدے کے بعد روس اور بیلو روس کے درمیان "معاہدہ اتحاد" [Treaty of Union] پر بھی دستخط ہو چکے ہیں۔ان معاہدوں کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ یہ روسی صدر بورس یلسن کی طرف سے آمدہ صدارتی انتخابات کے پیش نظر اپنی عوامی مقبولیت میں اضافہ کی کوششوں کا حصہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کمیونسٹ پارٹی کے منشور سے مستعار لی ہوئی شقوں کو ان معاہدات میں شامل کیا گیا ہے۔ مقصد واضح ہے کہ صدر یلسن کمیونسٹ نواز رائے دہندگان کی حمایت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں تک معاہدے کے مستقبل کا تعلق ہے تو بلاشبہ یہ روسی سیاسی رہنماؤں کی طرف سے سابق سوویت یونین کو کسی نہ کسی شکل میں بحال کرنے کی خواہش کا آئینہ دار ہے۔ اگرچہ موجودہ مرحلے میں روسی سیاست دانوں میں سے "جمہوری نواز حلقوں" دوغلی پالیسی معاہدے کے مستقبل کو مخدوش بنا دیتی ہے۔ خود ایک طرف تو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم جس برادری کی بنیاد رکھ رہے ہیں وہ ایک سلطنت سے زیادہ مستحکم ہوگی اور دوسری طرف وہ خود ہی سوویت یونین کی مکمل بحالی کے خواہاں کو فاترالعقل قرار دے رہے ہیں۔ یوں لگتا ہے فوری طور پر صدر یلسن کمیونسٹ پارٹی کی طرف سے ایوانِ زیریں سے پاس کرائی جانے والی اس قرارداد کے جواب میں اپنے لیے plus points سکور کرنے کے چکر میں ہیں جس میں سوویت یونین کے خاتمہ کے معاہدہ کو کالعدم قرار دیا گیا تھا۔ چنانچہ بظاہر ان معاہدات سے صدر یلسن کا فوری مقصد آمدہ صدارتی انتخابات میں اپنی کامیابی کے امکانات کو بہتر بنانا ہے۔

روس - بھارت تعلقات

روسی خارجہ پالیسی میں بھارت کو ترجیحی مقام حاصل ہے۔ پریماکوف

روس کے وزیر خارجہ یوجینی پریماکوف نے کہا ہے کہ روس کی خواہش ہے کہ بھارت ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ اور ایٹمی ہتھیاروں کی آزمائش پر پابندی کے جامع معاہدوں پر دستخط کر دے جنھیں بھارت اب تک "امتیازی" قرار دے کر مسترد کرتا آیا ہے۔ اس سوال پر کہ کیا بھارت کو مذکورہ دونوں معاہدوں پر دستخط کر دینے چاہییں؟، پریماکوف نے کہا "ہاں"۔ پریماکوف اپنے دو روزہ دورۂ بھارت کے آغاز پر بھارتی وزیر خارجہ پرناب مکرجی کے ساتھ ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ روسی وزیر خارجہ نے یہ نہیں بتایا کہ آیا بھارتی وزیر خارجہ کے ساتھ ان کی ملاقات کے دوران

یہ امور زیر بحث آئے یا نہیں۔ پریماکوف کا یہ دورہ سوویت یونین کے زوال کے بعد کسی بھی روسی وزیر خارجہ کا پہلا دورہ بھارت تھا۔ روس کی خارجہ پالیسی کی ترجیحات کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ روس کی خارجہ پالیسی میں بھارت کو ترجیحی مقام حاصل ہے۔ اس سلسلہ میں انھوں نے مزید کہا:

"بھارت ہمارا ترجیحی ساجھے دار ہے۔ بھارت کے ساتھ ہمارے تعلقات وقت کی حدود و قیود سے ماوراء ہیں۔ بھارت اور روس کے درمیان تعلقات آزمائش کی ہر گھڑی پر پورا اترے ہیں"۔

ان دنوں مغربی ذرائع ابلاغ نے امریکی عہدے داروں کے حوالے سے انکشاف کیا ہے کہ بھارت دوسرے ایٹمی دھماکے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ لیکن بھارت نے ان دعووٴں کی تردید کی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں امریکہ نے روس کو مجبور کیا ہے کہ وہ بھارت کو کرائیوجنیک راکٹ انجنوں کی فروخت کے سلسلے میں ۲۵۰ ملین ڈالر کے معاہدے کو منسوخ کر دے۔ کیونکہ ان انجنوں کو بھارت اپنے میزائیل پروگرام کو ترقی دینے کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔ کرائیوجنیک راکٹ انجنوں کی فروخت سے متعلق پیدا ہونے والے بحران پر تبصرہ کرتے ہوئے وزیر خارجہ پریماکوف نے کہا:

"روس اس معاملے کو بین الاقوامی رنگ دینے کا مخالف ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ دونوں ممالک (مذاکرات کے ذریعے) یہ مسئلہ خود حل کریں"۔

پاکستان ۔ وسطی ایشیا اقتصادی و سیاسی تعاون

پاک - قازق مشترکہ وزارتی کمیشن کا اجلاس

وزیر اعظم کے مشیر برائے مالیاتی و اقتصادی امور وی - اے جعفری نے کہا ہے کہ پاکستان اور قازقستان کے درمیان برادرانہ تعلقات نے دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون کے استحکام کے لیے مضبوط بنیادیں فراہم کی ہیں۔ ۱۳ مارچ کو پاکستان اور قازقستان کے مشترکہ وزارتی کمیشن کے تیسرے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے وی اے جعفری نے کہا کہ یہ کمیشن دونوں ملکوں کے درمیان مختلف شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے کے لیے انتہائی مفید ادارتی لائحہ عمل (institutional framework) ثابت ہوگا۔

مشترکہ وزارتی کمیشن کے اجلاس میں قازقستان کی نمائندگی قازق وزیر برائے تعمیرات، ہاؤسنگ و علاقائی ترقی اے اے کولی بوف (A. A. Kulibev) کی سربراہی میں آئے ہوئے ایک وفد نے کی۔ وی اے جعفری نے مختلف شعبوں بالخصوص معدنیات، گیس اور تیل کے ذرائع کی تلاش و ترقی کے